**Journal of Religion & Society (JR&S)**
*Available Online:*
*https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index*
*Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X*
*Platform & Workflow by: Open Journal Systems*

# Types and Aspects of Youth Education and Training in Modern Times and Their Need and Importance

# دور جدید میں نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اقسام وجہات اور ان کی ضرورت واہمیت

**Sameena Butt**
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
sameenababar1965@gmail.com
**Dr.Taiyyiba Fatima**
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

**Abstract**
*The types and aspects of education and training of youth in the era and their need and importance can be estimated from the fact that no nation and society can develop without education. In the 21st century, education and training in the style of youth and its need and importance are very important, which we feel the need for step by step. Today, education and training is the most important need of human life. Muslims, regardless of the class they belong to, need to understand the need and importance of religious education, as well as the types and aspects of education and training of youth in the modern era, such as the sciences of education and training, medicine, science, technology, as well as other sciences such as history, geography, psychology, philosophy, literature, and computers, etc. The need for education and training sciences is felt when such elements rise up in the country who, using their chieftaincy and feudalism, hinder the education of children in their areas of influence and influence due to their own interests. They discourage the education of children because they want to make these children work for low wages. The literacy rate is low in rural areas. Due to which most of the children are deprived of education and training and their future becomes dark. Due to this, our youth lags behind in the race of education. On the other hand, politicians are against the promotion and spread of education. Apart from this, government officials also do not pay attention to education.*

***Keyword**: Education, Training, Youth, Modern Education, Arts, crafts.*

## تعارفِ موضوع

دورِ میں نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اقسام وجہات اور ان کی ضرورت واہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی قوم اور معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اکیسویں صدی میں نوجوانوں کی طرز پر تعلیم وتربیت اور اس کی ضرورت واہمیت نہایت اہم ہے جس کی قدم قدم پے ہمیں ضرورت محسوس ہوتی ہے آج تعلیم وتربیت

کے تعلیم انسانی زندگی کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ نئی نسل کو تعلیم سے آراستہ کرنا خاص کر تعلیمی مراکز کے طلبہ کو وقت کا تقاضا ہے۔ مسلمانوں کو چاہے وہ جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہو اس کے لیئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ،دور جدید میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اقسام و جہات جیسا کہ تعلیم و تربیت کے علوم طب، سائنس، ٹیکنالوجی، کے علاوہ دیگر علوم مثلا تاریخ، جغرافیہ ونفسیات، فلسفہ، ادب اور کمپیوٹر وغیرہ کی تعلیم ضروری ہے اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھا جائے۔ ذیل میں اس پر سیر حاصل تحقیق پیش کروں گی۔

## تعلیم وتربیت کا تعارف

تعلیم و تربیت کے علوم کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب ایسے عناصر ملک میں سر اٹھالیتے ہیں جو اپنی سرداری، جاگیرداری کو استعمال کرتے ہوئے اپنے مفادات کی وجہ سے اپنے اثرورسوخ والے علاقوں میں بچوں کی تعلیم میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ یہ بچوں کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں، کیونکہ وہ کم اجرت پر ان بچوں سے کام کروانا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد محمود صدیقی لکھتے ہیں:

> " دیہاتی علاقوں میں شرح خواندگی کم ہے۔ جسکی وجہ سے اکثر بچے تعلیم و تربیت کے تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اوران کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارا نوجوان طبقہ تعلیم کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ دوسری جانب سیاستدان تعلیم کے فروغ اور اس کے پھیلاؤ کے خلاف ہیں۔ اسکے علاوہ سرکاری حکام بھی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کے تعلیم کی وجہ سے عوام میں شعور پیدا ہو گا اور اس طرح عوام کو سیاستدانوں اور اعلیٰ سرکای حکام کا اصل چہرہ نظر آجائے گا۔"[1]

آج ہمارے تعلیمی ادارے یہ جان لیں کہ مغرب کی ترقی کا راز صرف تعلیم کو اہمیت دینا اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہے۔ اسی تعلیم کے بل پر انہوں نے پوری دنیا کو فتح کیا ہے۔ مغرب کی کامیابی اور مشرق کے زوال کی وجہ بھی تعلیم کا نہ ہونا ہے۔ دنیا کے وہ ملک جن کی معیشت تباہ ہو چکی ہے ان کا دفاعی بجٹ تو اربوں روپے کا ہے، مگر تعلیم کا بجٹ نہ ہونے کے برابر ہے، یہی ان کی تباہی کا باعث ہے۔ اگر کوئی بھی ملک چاہتا ہے کہ وہ ترقی کرے تو ان کو چاہیے کہ وہ ایسے تعلیمی اداروں کو مضبوط کریں اور تعلیم وتربیت کے علوم کی ترویج کے لئے ملک میں تعلیمی اداروں میں تعلیم وتربیت کے علوم کی ترقی کے لئے کوششیں تیز کریں کیونکہ آج تک جن

[1] صدیقی محمود خالد، ڈاکٹر، دینی مدارس کا نظامِ تعلیم، اقبال اکیڈمی پاکستان، 1989ء، ص298

قوموں نے ترقی کی ہے وہ صرف علم کی بدولت کی ہے اور اس میں انہوں نے مذہبی اور غیر مذہبی کی تفریق نہیں کی۔

ہمارے تعلیمی مراکز کو چاہیے کہ تعلیم وتربیت کے تعلیم پر توجہ دیں اور اس کا صحیح استعمال کریں اور اگر ایسا ممکن ہوا تو وہ دن دور نہیں کہ ہم دنیا کے ان ملکوں میں شمار ہونا شروع ہو جائیں گے جو علوم سے آگاہی رکھتے ہیں۔

ہماری ساری ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آج تعلیم وتربیت کے تعلیم سے لیس ہونا انتہائی ضروری ہے ورنہ ہم زندگی کی دوڑ میں سب سے پیچھے رہ جائیں گے ماضی میں جب ہم سر سید احمد خان کی زندگی پر نظر دوڑاتے ہیں اور شبلی نعمانی کی زندگی اور نظریات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو اس بات کا پتہ لگانے میں ہمیں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی کہ انہوں نے آج کے دور کو ہی دیکھ کر سالوں پہلے سوئی ہوئی مسلم قوم کو ترقی کی دوڑ میں شامل کرنے کے لیئے دینی تعلیم کے ساتھ تعلیم وتربیت کے تعلیم کی ضرورت واہمیت پر زور دیا تھا۔ ڈاکٹر کبیر علی ہمدانی لکھتے ہیں :

> "مسلمان کبھی تعلیم سے دور نہیں رہے بلکہ زمانے کے جتنے بھی علوم ہیں زیادہ تر کے بانی مسلمان ہی ہیں۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے تعلیم وتربیت میں معراج پا کر دین و دنیا میں سربلندی اور ترقی حاصل کی لیکن جب بھی مسلمان علم اور تعلیم سے دور ہوئے وہ غلام بنا لیئے گئے یا پھر جب بھی انہوں نے تعلیم کے مواقعوں سے خود کو محروم کیا وہ بحیثیت قوم اپنی شناخت کھو بیٹھے۔"[2]

ایک وہ زمانہ تھا جب اسلام پر منطق وفلسفہ کے اعتبار سے اعتراضات کیئے گئے تو اس دور کے علمائے حق نے اس کا منہ توڑ جواب اس علم کو سیکھ کر دیا اسی طرح سے یہ زمانہ علوم سائنس و ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے اور اس زمانے میں مذہب اسلام پر اعتراضات سائنس اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے کر رہے ہیں خاص طور پر انٹرنیٹ، سوشل میڈیا کے ذریعہ سے کر رہے ہیں۔ اور اس وقت عصر حاضر کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے لیئے تعلیم وتربیت کے علوم کا سیکھنا ضروری ہے اور العلماء ورثۃ الانبیاء علیہم السلام کے تحت یہ ذمہ داری سب سے زیادہ علماء پر وارد ہوتی ہے کہ تعلیمی مراکز دینیہ میں ان علوم کو فروغ دیا جائے۔ عصر حاضر کے مطالبات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیں کس طرح کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔

[2] ہمدانی، کبیر علی، ڈاکٹر، مسلمانوں کی علمی خدمات، دار المصنفین، حیدر آباد 1972ء، ص389

## تعلیم وتربیت کی اہمیت از قرآن

بنیادی دینی تعلیم کا حصول ہر شخص پر واجب ہے لیکن علوم دینیہ میں اختصاص وکمال اور اس فن میں مہارت تامہ حاصل کرنا یہ ہر ایک پر ضروری نہیں اگر ہر شخص دینی علوم میں مہارت حاصل کرے گا تو علوم کے ماہرین کہاں سے آئیں گے۔ جن کے بغیر دنیا میں طاقت وقوت کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی زندہ اور ترقی یافتہ قوم ان علوم سے صرف نظر ہی کر سکتی ہے انسان کے کندھوں پر خلافت کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس ذمہ داری کو عمدہ طریقے سے نبھانے کے لیئے دنیا کے انتظام وانصرام، ایجادات اور فن کا جاننا ضروری ہے کہ اس کے بغیر وہ خلافت کے بوجھ کو بہتر طریقہ سے انجام نہیں دے سکتا۔

## تعلیم وتربیت کے علوم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ﴾[3]

"اور اس نے آدم کو سب (چیزوں) کے نام سکھائے"

جن اسماء کا علم اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا تھا مفسرین نے لکھا ہے کہ ان اسماء سے مراد مسمیات یعنی اشیاء کے خواص ہیں اور اس کا نام سائنس ہے۔ دوسری جگہ اللہ نے تعلیم وتربیت کے علوم کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾[4]

"اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے"

اور اسی طرح قرآن پاک میں اکثر مقامات پے کائنات پر تدبر کرنے اور آفاق وانفس کا مشاہدہ کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے کہیں "افلا تتفکرون" کہیں "افلا تعقلون" کہیں "افلا تدبرون" کے الفاظ استعمال کئے گئے یہی سائنس کا مفہوم ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ علوم صرف دنیاوی چیزیں ہیں اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں یہ سراسر غلط ہے۔ جب تک یہ چیزیں حاصل نہیں ہوں گی دین کا تصور محدود رہے گا۔ ایک اچھے اور صاحب ایمان عالم ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے علوم وفنون میں مہارت پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

---

[3] البقرة 31:2

[4] الأنفال 60:8

## تعلیم وتربیت کی اہمیت از حدیث

جس تعلیم کو تعلیم وتربیت کے کہتے ہیں وہ حکمت سکھاتی ہے جسے نبی کریم ﷺ نے "الحکمۃ ضالۃ المؤمن" حکمت مومن کا گمشدہ مال ہے" کہا ہے قرآن وحدیث کا علم ہر عہد اور عصر سے ہم آہنگی رکھنے والا علم ہے انسان کے وضع کیے ہوئے اصول و قواعد تو چند سال میں ساتھ چھوڑ دیتے ہیں لیکن قرآن وحدیث کبھی ختم نہ ہونے والے ہیں تعلیم وتربیت کے علوم کا طرز نہ مذہب سے متصادم ہو نہ مذہب کی رہنمائی سے بے نیاز۔ اسلام تعلیم وتربیت کے علوم کو استعمال کرنے کا طریقہ بتاتا ہے ساتھ ہی مقاصد کی رہنمائی بھی کرتا ہے جس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اسلام تعلیم وتربیت کے علوم کے لیئے معاون ہے۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :

«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ،»[5]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پہ فرض ہے"

مذکورہ حدیث میں صرف "العلم" کا لفظ آیا ہے جس سے دینی اور دنیاوی یعنی تعلیم وتربیت کے علوم دونوں مراد ہیں۔ اسی طرح طب نبوی خود نبی کریم ﷺ سے منقول ہے اور دور حاضر میں طب نبوی اپنا ایک الگ مقام رکھتی ہے۔ ایسے ہی آپ ﷺ کے زمانہ میں منجنیق کا استعمال غزوہ طائف میں ہوا جو کہ اس دور میں تعلیم وتربیت کے علوم کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

«اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ»[6]

"علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے"

قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں اکثر مقامات پر مذہب اور سائنس کا اکٹھا ذکر ہے مگر یہ ہمارے دور کا المیہ ہے کہ مذہب اور علوم کو الگ تصور کرتے ہیں اور مذہب اور سائنس کی سیادت و سربراہی ایک دوسرے سے ناآشنا افراد کے ہاتھوں میں ہے چنانچہ دونوں گروہ اپنے مدمقابل دوسرے سے علم کی دوری کی وجہ سے اپنا مخالف اور متضاد تصور کرنے لگے ہیں جس سے عامۃ الناس کم علمی اور کم فہمی کی وجہ سے دینی اور تعلیم وتربیت کے علوم میں تضاد اور مخالف سمجھنے لگتے ہیں جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

---

5 ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب، العربية،(الرقم الحديث224)،1/ 378

6 البزار، ابو بكر أحمد بن عمرو، مسند البزار،، دار إحياء الكتب، العربية،(الرقم الحديث95)،1/ 164

شومئ قسمت کہ جن تعلیم وتربیت کے علوم وفنون کی تشکیل اور ان کے فروغ کا حکم قرآن وحدیث میں جابجا موجود ہے اور جن کی امامت کا فریضہ ایک ہزار برس تک خود بغداد و دمشق و اسکندریہ اور اندلس کے مسلمان سائنسدان سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں آج قرآن وسنت کے نام ہوا طبق ارضی پر بکھرے ارب بھر مسلمانوں میں سے ایک بڑی تعداد اسے اسلام سے جدا سمجھ کر اپنی تجدد پسندی کا ثبوت دیتے نہیں شرماتی ۔

نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے علوم کا وہ پودا جسے ہمارے ہی اجداد نے قرآنی علوم وحدیث کی روشنی میں پروان چڑھایا تھا آج اغیار اس کے پھل سے محفوظ ہورہے ہیں۔ آج ایک طبقہ اگر اسلام سے اس حد تک روگرداں ہے تو دوسرا نام نہاد مذہبی طبقہ تعلیم وتربیت کے علوم کو اجنبی نظریات کی پیداوار قرار دے کر ان کے حصول کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے مذہبی اور تعلیم وتربیت کے علوم میں مغایرت کا یہ تصور قوم کو دو واضح حصوں میں تقسیم کر چکا ہے۔ ان کو اسلامی اور تعلیم وتربیت کے علوم میں عدم مغایرت پر قائل کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔

## تعلیم وتربیت کی اہمیت اور عملِ صحابہ

نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کو عملِ صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو صحابہ کرام بھی جہاں قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرتے تھے وہیں تعلیم وتربیت کے علوم سے بھی بہرہ مند ہوتے تھے صحابہ کرام کے دور میں تعلیم و تربیت کے علوم وفنون نے خوب ترقی کی۔ بحری بیڑے کی ایجاد اس دور کا عظیم الشان کارنامہ ہے مسلمانوں نے ہر دور میں تقاضوں کے مطابق اسلحہ ایجاد کیا اس کے علاوہ جامعہ نظامیہ بغداد اور جامعہ الازہر وغیرہ بڑے تعلیمی اداروں میں تعلیم وتربیت کے علوم وفنون کے باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ قائم تھے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء کرام تعلیم وتربیت کے علوم سے رسائی حاصل کریں تب مسلمان تہذیب پروان چڑھا سکتے ہیں۔

## تعلیم وتربیت کی اہمیت اور بدر کے قیدی

نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کے اعتبار سے دورِ نبوی ﷺ میں تعلیم وتربیت کے علوم کی ضرورت و اہمیت کا پتہ اس روایت سے چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو مسلمان بچوں کو پڑھانے کا حکم دیا، اس پر علماء امت اس تعلیم سے مراد تعلیم وتربیت کے تعلیم لیتے ہیں کیونکہ غیر مسلم، مسلمان کو اسلام کی تعلیم کیونکر اور کیسے دے سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ وسلم جیسی پروقار، متوازن اور تاریخی سیاست دنیا میں نہ کوئی لیڈر اور قائد کر سکا اور نہ کر سکے گا۔ 17 رمضان المبارک کا معرکہ بدر نے مسلمانوں کی جو عالی شان تاریخ رقم کر دی ہے،

فتح مکہ اس کالازوال اجر و نتیجہ ہے۔ معرکہ بدر جہاں مسلمانوں کے لئے ترقی اور فخر کا باعث بنا وہاں تعلیم و تربیت کے تعلیم کا روشن باب بھی کھلا۔ ڈاکٹر خالد محمود لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم و تربیت کے تعلیم کی اہمیت کا آغاز اسیر ان بدر کو اس فرمان سے کیا۔ صحابہ کرام سے قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب کیا گیا تو حضرت عمر فاروق ؓ نے انہیں قتل کر کے دشمن کی قوت توڑنے کی تجویز پیش کی، حضرت ابو بکر ؓ نے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ آنحضرت نے حضرت ابو بکر ؓ سے اتفاق کرتے ہوئے اسیر ان جنگ کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جو قیدی غربت کی وجہ سے فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور پڑھے لکھے تھے انہیں دس مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے عوض رہا کر دیا گیا۔ یوم بدر دنیاوی تعلیم کی اہمیت کا دن بھی ہے۔"[7]

مزید لکھتے ہیں:

"دین کا منبع و مرکز خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرک قیدیوں سے تعلیم و تربیت کے تعلیم دینے کی بات کی۔ اس ارشاد پاک سے نہ صرف تعلیم و تربیت کے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے بلکہ تعلیم و تربیت کے تعلیم کے حصول کے لئے غیر مسلموں کو صحابہ کرام اور ان کے بچوں کا اساتذہ بنایا گیا۔"[8]

محمد اسحاق بلخی لکھتے ہیں:

"علم تو علم ہے چاہے دین کا ہو یا دنیا کا دونوں بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہیں اور جہاں بھی آیا ہے لفظ علم نافع آیا ہے یعنی نفع بخش علم. ذرا یاد کریں کہ جنگ بدر کے قیدیوں کو دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی شرط رکھی گئی تھی وہ تو تعلیم و تربیت کے علم تھا۔"[9]

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے اعتبار سے یہاں تعلیم و تربیت کے تعلیم کی دلیل کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے سلوک کا یہ اثر ہوا کہ بدر کے قیدی اس حسن سلوک سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ ان میں سے بہت سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوہ بدر اسلام اور کفر کا پہلا اور اہم ترین تصادم ہے اس سے دنیا پر واضح ہو گیا کہ نصرت الٰہی کی بدولت مومنین اپنے سے کئی گنا فوج کو شکست دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سو

7 صدیقی محمود خالد، ڈاکٹر، دینی مدارس کا نظامِ تعلیم،، ص267

8 ایضاً

9 بلخی، محمد اسحاق، برصغیر میں مدارس کا کردار، ادارہ ثقافت اسلامیہ 1994ء، ص78

مومنوں کو ہزار کافروں پر فتح کی بشارت دی۔ غزوہ بدر میں شامل مسلمانوں نے جس قوت ایمانی کا مظاہرہ کیا اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ باپ بیٹے کے خلاف اور بیٹا باپ کے خلاف۔ بھانجا ماموں کے خلاف اور چچا بھتیجے کے خلاف میدان میں آیا۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے ماموں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ حضرت ابو بکر ؓ کے صاحبزادے عبدالرحمن نے جو قریش کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے تھے، اسلام لانے کے بعد ایک دفعہ حضرت ابو بکر کو بتایا کہ جنگ میں ایک مرتبہ آپ میری زد میں آ گئے تھے لیکن میں نے آپ پر وار کرنا پسند نہ کیا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا خدا کی قسم اگر تم میری زد میں آجاتے تو کبھی لحاظ نہ کرتا۔ حضرت حذیفہ کا باپ عتبہ بن ربیعہ لشکر قریش کا سپہ سالار تھا اور سب سے پہلے قتل ہونے والوں میں شامل تھا۔ اس جنگ کا تعلیم کے حوالے سے ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں مسلمانوں کے بچوں کو پڑھانے کا کہا گیا یہ تعلیم و تربیت کے تعلیم کی اسلام میں واضح اہمیت ہے جس کی آج بھی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

## تعلیم وتربیت کی اہمیت اور شبلی نعمانی

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے اعتبار سے نمایاں شخصیت جس نے درس نظامی میں اصلاح کی آواز بلند کی اور مسلم معاشرہ کی ضروریات اور اس دور کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نیا نصاب تیار کرنے کی کوشش کی وہ علامہ شبلی نعمانی (1857-1914) کی ذات ہے آپ قدیم اور دونوں طرح کے تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے اور ان کی پالیسی سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا علامہ شبلی کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ مغربی تعلیم اور تعلیم و تربیت کے علوم مسلمانوں کے لیے کتنے ضروری ہیں اور اگر وہ اس میدان میں پیچھے رہ گئے تو ترقی کی دوڑ میں بھی پیچھے رہ جائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

> "مسلمان اس وقت کش مکش زندگی کے میدان میں ہیں ان کی ہم سایہ قومیں مغربی تعلیم ہی کی بدولت ان سے اس میدان میں آگے جا رہی ہے اگر خدانخواستہ مسلمان تعلیم میں ذرا بھی پیچھے رہ جائیں تو ملکی اور قومی زندگی دفعتا برباد ہو جائے گی "[10]

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے اعتبار سے علامہ شبلی چاہتے تھے کہ مسلمان اور قدیم دونوں طرح کی تعلیم حاصل کریں اور مذہبی تعلیم کے ساتھ تعلیم و تربیت کے تعلیم لازم کر دی جائے تا کہ طالب علم کا اپنے مذہب

---

10 شبلی، نعمانی، مولانا، مقالاتِ، جنرل بائنڈنگ کارپوریشن پریش لاہور، 3/161

سے تعلق بھی باقی رہے اور مضامین طلباء کو پڑھائیں جائیں تا کہ وہ معاش کا نظم کر سکیں اور دور کے تقاضوں کے مطابق اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں۔ علامہ شبلی مزید فرماتے ہیں کہ:

"ہم نے بارہا کہا ہے اور اب پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے لیے نہ صرف انگریزی مدرسوں کی تعلیم کافی ہے نہ ہی قدیم مذہبی مدرسوں کی ہمارے درد کا علاج ایک "معجون مرکب" ہے جس کا ایک جز مشرقی اور دوسرا مغربی ہے۔"[11]

اسی طرح آپ نے انگریزی زبان سیکھنے پر بہت زور دیا ہے تا کہ وہ انگریزی جاننے والے لوگوں میں ساتھ بیٹھ کر ان سے انگریزی باتیں کریں اور اسلام کی تعلیمات ان کے سامنے پیش کریں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"عالم یا فاضل کے درجہ کے بعد ضروری ہے کہ چند طلباء کو دو برس تک خالص انگریزی زبان سکھائی جائے تا کہ ان کے اندر تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا ہو اور ایسے علماء پیدا ہوں کہ یورپ کی علمی تحقیقات کو اسلامی علوم میں اضافہ کر سکیں"[12]

## تعلیم و تربیت میں مقاصد کی اہمیت

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے اعتبار سے اسلام میں تعلیم کی اہمیت تعلیم، سیکھنے، سکھانے اور علم کو منتقل کرنے کا عمل ہے، قرآن میں متعدد مقامات پر مختلف پیرایوں میں تعلیم کا تذکرہ آیا ہے، کہیں "اقرأ" کے لفظ سے اس عظیم منصب کو بیان کیا گیا اور کہیں "عَلَّمَ، یعلم، یعلمون" جیسے لفظوں سے دہرایا گیا۔ احادیث مبارکہ میں بھی اس کا تذکرہ بے شمار مقامات پر موجود ہے، ذخیرۂ احادیث میں "کتاب العلم" کے عنوان سے حدیث کی ہر کتاب میں علم کی فضیلت، تحصیلِ علم کے فضائل اور ترغیبات کا بیان موجود ہے۔

تعلیم و تربیت کے علوم کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ لگانے کیے لئے تعلیم و تربیت کے تعلیم یا تعلیم کے مقاصد جاننا ہوں گے تا کہ تعلیم و تربیت کے تعلیم پر اٹھنے والے اعتراضات اور ان کی حقیقت کو تحقیقی بنیادوں پر جانا جا سکے۔

---

11 شبلی، نعمانی، مولانا، مقالاتِ،، 3/163

12 شبلی، نعمانی، مولانا، مقالاتِ،، 3/161

## تعلیم وتربیت کے مقاصد

نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کے اعتبار سے تعلیم وتربیت کے کو دیکھا جائے تو، تعلیم سکھانا) منصبِ الٰہی ہے، جو آغازِ انسانیت سے ہی شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم عطا کر کے فرشتوں پر افضلیت اور فوقیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ انسانیت اور علم کو لازم وملزوم قرار دیا۔ جب تک آسمانی وحی کا سلسلہ قائم رہا، تعلیم کا سلسلہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام o کے درمیان، پھر انبیاء o کے واسطے سے عام سماج میں بھی قائم رہا۔ پیغمبرِ اسلام علیہ السلام پر پہلی وحی ہی "اقرأ" (پڑھیے) کا حکم لے کر اتری۔ چھ سو سال کے طویل وقفے کے بعد بھٹکتی انسانیت کے لیے خدا کے نئے پیغام کا آغاز کلمہ "اقرأ" کے ساتھ ہوا، یہ پہلی وحی واضح اشارہ تھی کہ کائنات میں ہر سو ہر نوع پھیلی ہوئی ظلمتوں سے نجات کا ذریعہ نورِ علم سے ہی ہو سکتا ہے۔

تعلیم کے مقاصد بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود صدیقی لکھتے ہیں:

"تعلیم کے دو مقصد ہوتے ہیں: اہلیت پیدا کرنا، کردار سازی کرنا۔ کسی بھی فن یا پیشہ کی مہارت کسی سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے، چاہے کوئی کافر ہو یا مسلمان، اس شرط کے ساتھ کہ یہ تعلیم اس کے 'کردار' پر اثر انداز نہیں ہو گی۔"[13]

تعلیم تعلیم وتربیت کے ہو یا دینی، مذہبی ہو یا غیر مذہبی وہ ایک نور ہے اور علم کا نور ایک ایسا نور ہے کہ اسی نورِ علم کے ذریعہ انسانیت کی تکمیل اور تشکیل ممکن ہو گی، چنانچہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بنیادی و ترجیحی ذمہ داریوں میں ترویج علم اور تعلیم تھی۔

نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کے اعتبار سے تعلیم کا مقصد جب تعلیم کے موضوع پر بات ہو یا اس کی ضرورت و اہمیت جاننا ہو تو تعلیم و تعلم کا بنیادی مقصد بھی سامنے رہنا چاہیے۔ اس لیے کہ ہر شئے اپنے مقصد اور غرض کی بنا پر عظیم اور برتر سمجھی جاتی ہے۔ تعلیم وتربیت کے تعلیم و تعلم کا مقصد بھی اپنی غرض وغایت کی بنا پر اہمیت وعظمت کا حامل ہے۔

محمد جعفر شاہ لکھتے ہیں:

---

13 صدیقی محمود خالد، ڈاکٹر، دینی مدارس کا نظامِ تعلیم، ص57

”تعلیم کے بنیادی مقاصد چار ہیں:١- خداشناسی،٢-نفس دانی، ٣-ناخواندگی کو خواندگی میں تبدیل کرنا،٤-معاشرتی ضرورتوں سے آگاہی اوراس کے لیے منصوبہ بندی کرنا۔“[14]

تعلیم و تربیت کے تعلیم کا مقصد اقبال کے نزدیک:

”اقبال کے نزدیک دینی تعلیم بھی اتنی ہی ضروری ہے جس قدر دنیاوی تعلیم اور پھر دونوں کے درمیان گہرا ربط اور تعلق بھی لازمی ہے محض دینی یا صرف دنیاوی تعلیم اپنی جگہ کافی نہیں اور نہ انہیں علیحدہ رکھ کر بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اُن کے نزدیک تعلیم کا بنیادی مقصد تو یہی ہے کہ وہ انسان کی قلب ماہیت اور روحانی اصلاح کر کے اس کے اندر حفظِ خودی کی خوبیاں پیدا کر دے۔ اسے توحید، علم، عشق، بلند ہمتی، سخت کوشی، پاک دامنی، فقر، رواداری اور درویشی قناعت جیسی صفات سے آراستہ کر کے ایک مثالی انسان بنا دے۔“[15]

علم کا حقیقی مصداق، حکم اور قدیم و کی تفریق علم کا حقیقی مصداق وحی الٰہی کا علم ہے۔ مذکورہ بالا مقاصد کو سامنے رکھا جائے تو حلال و حرام، طہارت و نجاست اور فرائض کا علم فرض عین ہے، جب کہ دین کی تفصیلات کا بقدرِ استطاعت علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ دیگر علوم اپنی ضرورت کے اعتبار سے واجب یا مستحب ہیں، بلکہ بعض علوم حرام بھی ہیں، جیسے: علم سحر، علم رمل، علم نجوم، وغیرہ۔ علوم میں قدیم و کی تفریق کرنا درست نہیں، بلکہ یہ سب ایک دوسرے کی ضرورت ہیں۔ البتہ اس بات کا احساس اور اعتراف بھی کیا جانا چاہیے کہ انسانی زندگی مختلف شعبوں میں تقسیم ہے، رجالِ کار کے درمیان تقسیمِ کار کے قدرتی فارمولے کے پیشِ نظر زندگی کے تمام شعبوں کے لوگ ایک دوسرے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

## تعلیم و تربیت کے مقاصد کا حصول

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے اعتبار سے تعلیم و تربیت دورِ حاضر کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنے والے معاشرے کا ایک گروہ علماء کرام بھی ہیں جن کا خود بھی تعلیم و تربیت کے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ مولانا نعیم الحق قاسمی لکھتے ہیں:

---

14 شاہ، محمد جعفر، دینی مدارس کی علمی خدمات، مکتبہ حمیدیہ صدر بازار، راولپنڈی، س ن، ص 91

15 ناصر حسین، ڈاکٹر، اقبالیات، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1976ء، ص 89

" نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کے اعتبار سے ان کی حیثیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ معاشرے میں علماء کا مقام انبیاءo جیسا ہے۔علمائے کرام کے بغیر اسلامی معاشرہ اپنے رب اور اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتا۔ علمائے کرام کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ان کی آواز کو اسلامی معاشرہ کی سب سے موئثر آواز سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ان کا تعلیم وتربیت کے تعلیم سے وابستہ ہونا ضروری ہے تا کہ تعلیم وتربیت کے ضرورتِ زندگی میں مؤثر اقدامات کئے جاسکیں۔"[16]

تعلیم وتربیت کے تعلیم علماءِ کرام کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان سب سے زیادہ اپنے علمائے کرام کی بات مانتے ہیں، کیوں کہ امت میں ان کی حیثیت وہی ہے جو اپنے زمانہ میں انبیائے o کی تھی، البتہ انبیاءِo صاحبِ وحی وشارع تھے، جب کہ علمائے کرام شارحِ وحی ہیں۔ آج علما کی ذمہ داریاں فروغِ علم اور ترویجِ تعلیم انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے، اس ضرورت کی بجاآوری حاکمِ وقت سے رعایا کے ادنیٰ فرد تک ہر ایک کی ذمہ داری ہے، ہر ایک کا اپنی اپنی حیثیت اور دائرۂ عمل میں اس کے لیے محنت و کوشش کرنا' معاشرتی ضرورت اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

## تعلیم وتربیت کے تعلیم کے مقاصد کی وضاحت

تعلیم وتربیت کے تعلیم کی ضرورت واہمیت جاننے اور اس کی وضاحت کرنے میں علماءِ امت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے کو تعلیم وتربیت کے تعلیم کی ضرورت واہمیت سے معاشرے کو آگاہ کریں۔ تعلیم کو بامقصد بنانے میں کردار ادا کرنا علماءِ کرام کے ذمہ ہے۔ علمائے کرام تعلیم وتربیت کے تعلیمی میدان کے متعلق اپنے قیمتی مشوروں اور تجاویز سے تعلیم کو بامقصد بنانے کے لیے کردار ادا کریں اور تعلیم وتربیت کے تعلیم کے مقاصد کی وضاحت کریں۔

مولانا زین العابدین لکھتے ہیں:

"خاص کر تعلیم وتربیت کے تعلیم کے بنیادی مقاصد خدا شناسی، نفس دانی، ناخواندگی کو خواندگی میں تبدیل کرنا اور معاشرتی ضروریات سے آگاہی اور منصوبہ بندی یعنی شعبہ کے لیے کارآمد، ذی استعداد

---

16 قاسمی، نعیم الحق، مولانا، مدارسِ دینیہ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی 1964ء، ص68

اور باصلاحیت لوگ پیدا کرنا ہے اور ان معاشرتی ضرورتوں کو تعلیم وتربیت کے تعلیم کے ذریعے پورا کرنے کے لئے علماء کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔۔"[17]

جو تعلیم وتربیت کے تعلیمی ادارے، تعلیمی نظام اور تعلیمی نصاب جیسے عظیم مقاصدِ تعلیم سے عاری ہوں، انہیں اپنے قیمتی مشوروں اور نصائح اور سفارشات کے ذریعہ سے بامقصد بنانے کی کوشش کرنا اہلِ علم کی ذمہ داری ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ علماء امت نے تقریباً 1966ء میں ،حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان تعلیم وتربیت کے تعلیم کے مقاصد کی بر آوری کے لیے دینی و تعلیم و تربیت کے علوم کے ماہرینِ تعلیم ، جن میں تمام مسالک کے اکابر بھی شامل تھے' کی طویل مشاورت سے تعلیمی ونصابی تجاویز مرتب فرمائی تھیں۔

## تعلیم وتربیت کی اقسام وجہات کی اہمیت

نوجوانوں کی تعلیم وتربیت اور اس کی عصری ضرورت شعبہ زندگی میں بھی ناقابلِ فراموش ہے۔اگر بغور دیکھا جائے تو زندگی کے ہر شعبہ جات میں آج تعلیم وتربیت کے علم کی رنگارنگی نظر آتی ہے۔قوموں کی قیادت، سیاستِ مدن اور تدبیرِ منزل جیسے اوصاف تعلیم وتربیت کے تعلیم کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتے۔سائنس اور ٹیکنالوجی کے برق رفتار عہد میں تعلیم وتربیت کے تعلیم کے حصول کے بغیر باوقار زندگی گزارنے کا تصور محال سا نظر آتا ہے۔تعلیم وتربیت کی اقسام وجہات درج ذیل ہیں۔

- معاشی تعلیم وتربیت
- سماجی تعلیم وتربیت
- اقتصادی تعلیم وتربیت
- سیاسی تعلیم وتربیت
- زرعی تعلیم وتربیت
- تجارتی تعلیم وتربیت
- ادبی تعلیم وتربیت
- لسانی تعلیم وتربیت

---

[17] زین العابدین، سجاد، مولانا، برصغیر میں مدارسِ دینیہ کا نظام، ص46

- تہذیبی تعلیم وتربیت
- ثقافتی تعلیم وتربیت
- قومی وملی تعلیم وتربیت

ذیل میں تعلیم وتربیت کی ان اقسام وجہات کی وضاحت اور ضرورت واہمیت واضح کروں گی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جب ہمارانوجوان تعلیم وتربیت کے تعلیم سے بھی آراستہ ہو گا تووہ دورِ حاضر کے مختلف مسائل اور چیلنجز کا نہ صرف سامنا کرے گا بلکہ اُن کا سختی سے ڈٹ کر مقابلہ بھی کر سکتا ہے۔ تعلیم وتربیت کے تعلیم سے روزگار اور آمدنی کے ذرائع بھی مکمل ہوں گے جس سے غربت، افلاس اور تنگ دستی جیسے مسلم معاشرے کے مسائل کا خاتمہ ہونے میں بھی مدد ملے گی۔ ڈاکٹر عظیم سرور لکھتے ہیں:

"تعلیم وتربیت کے تعلیم وہ زیور ہے جو انسان کا کردار سنوارتی ہے۔ آج ہمارے سماج کو عالمِ باعمل اور مفتیانِ کرام کے ساتھ ساتھ اچھے ڈاکٹرز، انجینئرز، قانون دانوں، فلاسفرز اور سائنس دانوں کی بھی اشد ضرورت ہے اور یہ سب تعلیم وتربیت کے تعلیم کے حصول کے بغیر ناممکن ہے۔ اس دنیا میں ایسے افراد بھی جنم لیتے ہیں جن کے نزدیک تعلیم وتہذیب کوئی معنی نہیں رکھتی۔ وہ حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور اس فانی دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ انسان کا دنیا میں برتاؤ کیسا ہونا چاہیے، اس کے لیے لازمی ہے کہ ہمیں علم ہو کہ انسان کیا ہے اور اسکی تخلیق کا کیا مقصد ہے۔"[18]

دورِ حاضر کے تقاضوں سے آگاہی کے بغیر ہم اپنا کاروانِ حیات کامیابی وکامرانی سے آگے نہیں بڑھا سکتے اور اس کا شعور وادراک دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے تعلیم کے حصول ہی سے ممکن ہو گا۔ ہاں! اس نکتے کو بھی ذہن نشین رکھنا نہایت ضروری ہے کہ تعلیم وتربیت کے تعلیم کے جہاں بہت سے فوائد ہیں وہیں بہت سے نقصانات بھی ہیں۔ جن میں سب سے نمایاں مغربی افکار سے مرعوبیت اور اپنی تہذیب وتمدن کو ترک کر کے مغربی کلچر کو اپنانا ہے۔ لہٰذا آج ہمارے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ تعلیم وتربیت کے تعلیم سے قبل اپنے بچوں کو اس قدر دینی تعلیم سے مزین کر دیں کہ وہ تعلیم وتربیت کے دانش گاہوں کے مغرب زدہ ماحول میں جا کر وہاں کے رنگ میں نہ رنگ جائیں بلکہ دوسروں کو اپنے رنگ میں ڈھال لیں۔ تب ہی تعلیم وتربیت کے تعلیم کے صحیح معنوں میں فوائد حاصل ہوں گے اور تعلیم وتربیت کے تعلیم سے متعلق منفی رویوں میں تبدیلی آئے گی۔ دورِ

---

18 عظیم سرور، ڈاکٹر، علماءِ برصغیر پاک وہند، ص 72

حاضر میں مسلمانوں کی عبرت ناک تعلیمی پسماندگی کے تناظر میں  تعلیم وتربیت کے تعلیم کے کچھ فوائد ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

## معاشی واقتصادی  تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت

آج عالمی منظرنامے پر چند ایک اسلامی ممالک کو چھوڑ کر بقیہ ممالک میں بسنے والے مسلمان؛ چاہے وہ اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں ،معاشی اور اقتصادی لحاظ سے پسماندگی کا شکارہیں اور غربت ، افلاس اور تنگ دستی ہمارے معاشرے کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔جب ہم ان کے اسباب وعلل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس پسماندگی کا سب سے نمایاں سبب تعلیم سے دوری ہی سمجھ میں آتا ہے۔ لہٰذا اس اہم مسئلے کے تدارک کے لیے تعلیمی مراکز دینیہ کے طلباء کے لئے بھی  تعلیم وتربیت کے تعلیم کا حصول ضروری ہو جاتا ہے۔

رحمن علی لکھتے ہیں:

> "سائنسی وجغرافیائی کھوج کیلئے معاشیات وسیاسیات میں بہتری پیدا کرنے کے لئے از اوّل تا آخر جتنے علوم اسکول وکالجز میں سیکھے وسکھائے جاتے ہیں اوراس کی سندیں اور ڈگریاں دی جاتی ہیں ان سب کے لئے عیسائی ویہودی تہذیب کی  یا پھر مغربی تہذیب وثقافت اور ان کے طرز معاشرت کی چنداں ضرورت نہیں، لیکن آج کل کچھ مغربی تہذیب کے نشے میں دھت لوگ  یا مغربی تہذیب کی بلا سوچ سمجھے اتباع کرنے والے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ہمارے بچوں کو مغربی تہذیب  یعنی عیسائی تہذیب وماحول سکولز وکالجز میں Admission داخلہ نہیں دلوائیں گے اس وقت تک ہمارا بچہ لائق وفائق نہیں بن سکتا اور طرز معاشرت میں  یعنی کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، شادی بیاہ اور بہت سارے معاشرتی معاملوں میں مغربی تہذیب کا پاس ولحاظ نہیں رکھے گا، وہ سماج کی نگاہ میں قدامت پسند اور دقیانوسی کہلائے گا اس سوچ کے خاتمے کے لئے ضرورت ہے کہ تعلیمی مراکز دینیہ میں تعلیم وتربیت کے تعلیم پر زور دیا جائے۔"[19]

نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ معاشیات اور اقتصادیات کے میدان میں ترقی کے لیے ان علوم پر مبنی مختلف کورسز کریں۔ دسویں کے بعد کامرس فیکلٹی میں داخلہ لے کر ہمارے نوجوان بی کام ، ایم کام ، ایم بی اے اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جیسی ڈگریاں حاصل کر کے مسلم معاشرے کو معاشی واقتصادی لحاظ سے تقویت پہنچا کر غربت اور تنگ

---

[19] رحمن علی، تذکرہ علمائے ہند، پاکستان سٹاریکل سوسائٹی، کراچی، س ن، ص89

دستی کے خاتمے کا سبب بن سکتے ہیں۔اسی طرح انجینئرنگ کے تمام شعبہ جات تجارتی اور اقتصادی اور نقطۂ نظر سے اہمیت رکھتے ہیں۔

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت میں میکانیکل ، انسٹرومینٹیشن پروڈکشن ، الیکٹریکل اور الیکٹرونکس ، کمیونیکیشن انجینئرنگ وغیرہ کے ساتھ ساتھ میڈیکل، پیرامیڈیکل، ایم فارم، بی فارم، ڈی فارم، ایکسرے ٹیکنیشین، آپریشن تھیٹر ٹیکنیشن، سی ٹی اسکین ایکسرے، کمپیوٹر سائنس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ٹیکسٹائل انجینئرنگ، ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی ،سول سروسز وغیرہ کی تعلیم از حد ضروری ہے غرض یہ کہ آج کا نوجوان تعلیم و تربیت کے تعلیم سے منسلک ہر قسم کے کورسز کی تکمیل سے مسلم معاشرہ معاشی و اقتصادی پسماندگی سے نکل سکتا ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت کے تعلیم کے حصول سے بے روزگار کے در کو سہہ لیں گے اور آمدنی کے ذرائع پیدا ہوں گے۔ ملازمت نہ بھی ملی تو تعلیم و تربیت کے تعلیم یافتہ افراد اپنے ذاتی کاروبار میں بھی کامیابی کے ساتھ استفادہ کرسکتے ہیں۔

## سماجی وسیاسی تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت

نوجوانوں کی سماجی وسیاسی تعلیم و تربیت میں پاکستان کی بقاءہے۔ پاکستان کے نوجوان کا رہن سہن، رسم ورواج اور دیگر امور اب تک قدامت پسندانہ طرز کا ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اب بعض دیہی بستیوں میں لائف اسٹائل تبدیل ہورہاہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی دیہاتوں میں آباد ہے۔ جہاں اُن کی تعلیم کا مناسب بندوبست نہ ہونے کے سبب وہ طرح طرح کے سماجی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں لیڈی ڈاکٹرز نہ ہونے کے سبب بھی عورتوں کے مخصوص امراض سے متعلق بڑی بڑی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مسلم معاشرے کی باغیرت خواتین کا بروقت علاج نہ ہونے کے سبب وہ مشکلات میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا مسلم خواتین اگر میڈیکل کے شعبے میں قدم رکھتی ہیں تو ایک طرح سے مسلم معاشرے میں درپیش بعض سماجی مسائل کا کما حقہٗ تدارک ہو سکتا ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوان بھی سماجی ترقی کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ معاشرے میں پائے جانے والے طرح طرح کے سماجی مسائل عدم مساوات، ذات پات، اور رنگ ونسل وغیرہ کے امتیازات تعلیم میں بیداری سے ختم کیے جاسکتے ہیں۔ڈاکٹر معین احسن لکھتے ہیں:

> ’’آج کے اس پر آشوب اور تیز ترین دور میں تعلیم و تربیت کے علوم کی ضرورت بہت اہمیت کی حامل ہے چاہے زمانہ کتنا ہی ترقی کرلے۔ حالانکہ آج کا دور کمپیوٹر کا دور ہے، ایٹمی ترقی کا دور ہے، سائنس اور

صنعتی ترقی کا دور ہے مگر تعلیمی مراکز دینیہ میں بنیادی تعلیم و تربیت کے تعلیم، ٹیکنیکل تعلیم، انجینئرنگ، وکالت، ڈاکٹری اور مختلف علوم حاصل کرنا آج کے دور کا لازمی تقاضہ ہیں جن کا اہتمام لازمی ہے۔"[20]

نوجوانوں کی سیاسی تعلیم و تربیت اس قدر ضروری ہے کہ سیاست کے میدان میں بھی جہلاء کی بنسبت اگر تعلیمی مراکز دینیہ کے تعلیم یافتہ افراد حصہ لیتے ہیں تو وہ مسلم مسائل کو صحیح طریقے سے حکومت کے ایوانوں تک نہ صرف پہنچانے میں معاون ہوں گے بلکہ ان کے حل کی کوشش بھی کریں گے۔ محض دینی تعلیم حاصل کرنے سے سیاسی شعور کی بالیدگی ممکن نظر نہیں آتی، تعلیم و تربیت کے تعلیم میں اگر مختلف زبانوں کا علم حاصل ہو جائے تو سیاسی میدان میں مسلم مسائل کی بہتر نمایندگی انجام دی جاسکتی ہے۔ اقتدار میں شرکت اور مفادات میں حصہ داری جیسے تصور کی نمائندگی تکمیل تعلیم و تربیت کے تعلیم کے بغیر ممکن نظر نہیں آتی۔

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے تحت سماجی و سیاسی فوائد کے حصول کے لیے ہم (BSW) بیچلر آف سوشل ورک / ٹیچر / ڈاکٹر، (MSW) ماسٹر آف سوشل ورک / سائیکولوجسٹ، ایونٹ مینجمنٹ، ڈسٹر مینجمنٹ، ہوٹل مینجمنٹ، میڈیکل، پیرامیڈیکل، فائنانس، لاء، جرنلزم، گریجویشن ان پالیٹکس، سوشیالوجی، ادب تاریخ، فلسفہ جیسے کورسز کیے جاسکتے ہیں۔ یوپی ایس سی، ایس ایس سی، آئی اے ایس، آئی آر این اور ملکی وریاستی سطح کے دیگر مقابلہ جاتی امتحانات سے بھی ہمارے مسلم نوجوان سماجی اور سیاسی فوائد کما حقہٗ حاصل کر سکتے ہیں۔

## زرعی و تجارتی تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت

مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے۔ کاشت کاری کے پرانے طریقوں پر عمل کرنے سے پیداوار میں اضافہ ممکن نہیں ہوتا۔ آج ایگری کلچر شعبے میں اس قدر ترقی ہو چکی ہے کہ زمین کی زرخیزی متاثر ہوئے بغیر پیداوار کی شرح بڑھائی جارہی ہے۔ مختلف قسم کے اعلیٰ بیجوں اور کھاد کے استعمال سے زرعی میدان میں جو قابلِ لحاظ تبدیلی آئی ہے وہ بھی تعلیم و تربیت کے تعلیم کی بدولت ہی ہے۔ زراعت سے متعلق مختلف کورسز کی تکمیل کرتے ہوئے ہم اپنے کھیتوں کی صحیح طور پر حفاظت بھی کر سکتے ہیں۔ کھیتی باڑی اور اس کے کورسز کے لیے لگنے والے دیگر لوازمات کے استعمال کے طریقے اور زمین کی زرخیزی برقرار رکھتے ہوئے پیداوار میں اضافہ کا تصور تعلیم و تربیت کے تعلیم سے ہی ممکن ہے۔ ڈاکٹر معین احسن لکھتے ہیں:

[20] معین احسن، ڈاکٹر، جدید علوم کے فوائد و ثمرات، کریم سنز پبلشرز، کراچی، 1997ء، ص54

"زراعت اور اس کے متعلقہ پیشوں کا مستقبل پاکستان میں نہایت روشن ہے۔ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ ملک کا مجموعی رقبہ 12 کروڑ 85 لاکھ 78 ہزار 3 سو 8 ایکٹر ہے۔ جس میں سے 7 کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار ہیکٹر رقبہ زرعی اراضی اور جنگلات پر مشتمل ہے۔ جنگلات کا رقبہ 28 لاکھ 90 ہزار ہیکٹر ہے۔ 5 کروڑ ۴۹ لاکھ 60 ہزار ہیکٹر زرعی اراضی وہ ہے جس پر اس وقت کاشت ہوسکتی ہے لیکن اس میں سے صرف 4 کروڑ ایک لاکھ ہیکٹر رقبے پر کاشت ہورہی ہے۔ 3 کروڑ 48 لاکھ 60 ہزار ہیکٹر سے زائد زرعی اراضی ایسی ہے جسے زرعی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس جائزے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں زراعت کا مستقبل امکانات سے کس حد تک بھرپور ہے۔"[21]

مزید لکھتے ہیں:

"1980ء کی زراعت شماری کے مطابق اس وقت ملک میں 42 لاکھ 60 ہزار سے زائد خاندان، جن کی کل افرادی قوت 2 کروڑ 97 لاکھ 50 ہزار سے زائد تھی، 2 کروڑ 6 لاکھ 30 ہزار ہیکٹر رقبے پر کاشت کی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ اس عرصے میں ایک کروڑ 27 لاکھ 60 ہزار افراد پر مشتمل 19 لاکھ 60 ہزار خاندان مویشیوں کی افزائش کا کام کر رہے تھے۔ یہ افرادی قوت ملک کی مجموعی آبادی کا 70 فی صد ہے۔ براہ راست اور بالواسطہ طور پر ملک کی 80 فیصد سے زائد آبادی زرعی سرگرمیوں سے روزی کماتے ہے۔"[22]

نوجوانوں کی زرعی و تجارتی تعلیم و تربیت وقت کی ضرورت ہے آج دیکھا جائے تو کھیتوں میں تیار شدہ فصلوں، اناج اور دیگر پیداواروں کو بازار میں مناسب اور صحیح طریقے سے تجارت کے اصولوں کو مد نظر رکھ کر ہم اُسی وقت فروخت کرسکتے ہیں جب ہم تجارتی تعلیم سے آراستہ ہوں گے۔ لہٰذا زرعی اور تجارتی ترقی کے لیے بھی تعلیم و تربیت کے تعلیم بے حد ضروری ہے۔ اس سے ہماری پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا اور نفع و نقصان کا شعور بھی بیدار ہوگا۔ اس طرح تعلیم و تربیت کے تعلیم سے ہمارے معاشرے کو زرعی و تجارتی فوائد ملیں گے۔ اس کے لیے ڈیری صنعت سے متعلق کورسز ڈیری ڈپلومہ/ڈگری، ایگری کلچر ڈپلومہ/ ڈگری، شوگر ٹیکنالوجی،

21 معین احسن، ڈاکٹر، جدید علوم کے فوائد و ثمرات،، ص 59

22 ایضاً

کنفیکیشنری (کیک، پیسٹری، بیکری) ڈپلومہ / ڈگری، نینو ٹیکنالوجی، ٹرانسپلانٹیشن (حیوانات و نباتات)، میڈیکل ٹرانسکرپشن (حیوانات و نباتات) اور اسی نوعیت کے دیگر پیشہ وارانہ کورسز کے ذریعے ہم خود اپنی چھوٹی موٹی کمپنی یا فیکٹری کم بجٹ میں جاری کرسکتے ہیں۔ یہ کورسز زراعت سے منسلک ہونے کے ساتھ ساتھ تجارتی نقطۂ نظر سے بھی اہم ہیں۔ ان کی مدد سے ہم معاشی و اقتصادی ترقی بھی حاصل کرسکتے ہیں۔

## ادبی ولسانی تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی قدر منزلت دیکھئے کہ ہر قوم کی اپنی زبان اور اپنا ادب ہوتا ہے۔ جو اُس کا تشخص اور شناخت کہلاتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں بسنے والے مسلمانوں کی زبان و ادب اردو، پنجابی، بنگالی، پشتو، سندھی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ لیکن ان زبانوں میں سب سے نمایاں اردو زبان و ادب ہی ہے۔ گو کہ اب انگریزی ذریعۂ تعلیم میں کثرت کے ساتھ لوگ اپنے بچوں کو داخل کرانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ماہرینِ تعلیم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بچوں کی ہمہ جہت ترقی اور نشو و نما کے لیے اُن کی ابتدائی تعلیم مادری زبان ہی میں کرنا بہتر ہے۔ یہ بھی ایک سچائی ہے کہ اردو زبان و ادب آج تعلیمی مراکز اسلامیہ کے سبب برصغیر میں زندہ و سلامت ہے۔ ڈاکٹر معین احسن لکھتے ہیں:

> "تعلیم ادبی ہو یا ثقافتی تہذیبی ہو یا سماجی یہ دعوتِ عمل بھی دیتی ہے۔ دعوتِ عمل زندگی کے میدان میں ہر شخص کے لیے مختلف ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص جو سائنسدان یا انجینئر بننا چاہتا ہے، وہ اخبارات کے ذریعے یہ جاننے میں کامیاب ہوتا ہے کہ دنیا میں کون کونسے سائنسدان کیا کیا کارنامے سر انجام دے رہے ہیں، کونسی اہم ایجادات ہو رہی ہیں اور اسے ان سائنسدانوں کی نسبت کس حد تک آگے بڑھنا ہے۔ اسی طرح ایک کاروباری شخص یہ جاننے میں کامیاب ہوتا ہے کہ اسٹاک مارکیٹ میں حصص کی قیمت کس حد تک بڑھ یا کم ہو رہی ہے۔ ایک طالبعلم جان پاتا ہے کہ کس کالج یا اسکول میں داخلے جاری ہیں۔ اسی طرح نوکری کی تلاش کا سلسلہ ہو یا مکان کی خرید و فروخت، ہر جگہ علم و ادب کی رہنمائی زندگی میں شامل ہے"[23]

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے حصول سے ہمارے اندر اپنی زبان اور اپنے ادب سے محبت کا جذبہ بیدار ہوگا، اور اس کے تحفظ و بقا کا احساس پروان چڑھے گا۔ آج آرٹ فیکلٹی کو بدقسمتی سے کچھ لوگ کج نگاہی سے دیکھتے ہیں جب

---

[23] معین احسن، ڈاکٹر، جدید علوم کے فوائد و ثمرات، ص 63

کہ سچائی تو یہ ہے کہ آرٹ فیکلٹی سے تعلق رکھنے والے طلبہ سماج اور معاشرے کے لیے بے حد فائدے مند ثابت ہوتے ہیں۔

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت سے اچھا ادب صالح معاشرے کی تشکیل کا سبب بنتا ہے اور اچھے ادب کی تخلیق بھی تعلیم و تربیت کے تعلیم کے حصول کے بغیر ممکن نہیں۔ مادری زبان کے علاوہ اگر ہم دیگر زبانوں سے واقف ہیں اور ان کا لٹریچر بھی ہماری نگاہوں کے سامنے ہے تو ہم اُن کی اچھائیوں کو اپنے ادب میں ڈھال کر ایک نیا رنگ و آہنگ پیدا کر سکتے ہیں۔

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی تحصیل ہمیں اپنے ادب اور مادری زبان کے استحکام کے لیے مفید ثابت ہو گی۔ اس ضمن میں زبان و ادب کی ترقی کے لیے مختلف تحقیقی کام کیے جاسکتے ہیں، جن کی تکمیل سے معاشی و اقتصادی بدحالی پر بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

## تہذیبی و ثقافتی تعلیم و تربیت کی ضرورت اہمیت

آج پوری دنیا میں تہذیب و ثقافت کی ایک سرد اور غیر محسوس جنگ جاری ہے۔ مغربی تہذیب کی یلغار نے انسانوں کو بے حیائی، بے راہ روی، نفس پرستی، ہوس رانی، رشوت ستانی اور روحانی کرب و بے چینی میں مبتلا کر کے رکھ دیا۔ آج ہر قوم کے سامنے اُس کے اپنے تشخص کے تحفظ و بقا کا مسئلہ درپیش ہے۔ ان کی تہذیب، اُن کی ثقافت نظر مغرب ہوتی جارہی ہے۔ ایسے ماحول میں دینی و اخلاقی تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اگر ہم تعلیم و تربیت کے تعلیم کے میدان میں بھی کامیاب ہوتے ہیں تو اچھائی اور برائی کی تمیز کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ جس کے سبب ہم دیگر اقوام کے سامنے اُن کی مادی تہذیب کی خامیوں اور اپنی روحانی تہذیب کی اچھائیوں کو پیش کر کے مذہب کی تبلیغ کا ایک غیر محسوس کارنامہ انجام دے سکتے ہیں۔ لہٰذا تعلیم و تربیت کے تعلیم کے حصول سے تہذیبی و ثقافتی فوائد بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

ڈاکٹر منیر احمد لکھتے ہیں:

> "انسانی تمدن و ثقافت کی تعلیم صحت مند ارتقا اور معاشرہ کی ترقی و استحکام کا کا سبب بنتی ہے کہ معاشرہ میں پرورش پانے والے بنی نوع انسان اپنے مشاہدات، تجربات، عقائد، اقدار، ادراک اور معلومات کو نسل آئندہ کے سپرد کر کے جائے۔ معلومات کا نسل در نسل انتقال ہی دراصل تعلیم ہے۔ تعلیم ایک ایسی قوت ہے جو انسان کی طبعی میلان، صلاحیتوں، جوہر اور تخلیقی قوتوں کی عکاس ہوتی ہے۔ معاشرتی

ارتقا و ترقی اور عمرانی نظریات سے ہی کسی ملک کے تعلیمی معیارات، احیا اور نشوونما کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔اس لئے کہ تعلیم معاشرہ کی سمت اور نصب العین متعین کرتی ہے۔"[24]

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے حصول کی مدد سے ہم اپنی تہذیب و ثقافت کو محفوظ بھی رکھ سکتے ہیں۔ اس ضمن میں مختلف شعبوں میں تحقیقی کام کے علاوہ جیوگرافی، اوشنیوگرافی، آثارِ قدیمہ، ماحولیات، فارینسک، ادب، تاریخ، فلسفہ، سماجیات اور عمرانیات پر مبنی کورسز کیے جاسکتے ہیں۔ جن کی بدولت ہمیں تہذیبی و ثقافتی فوائد بھی ملیں گے ساتھ ہی معاشی و اقتصادی بھی۔

## قومی وملّی تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے تعلیم کی قومی و ملّی ضرورت و اہمیت بھی بڑی روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ نوجوان، قوم و ملت کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔ قوم و ملت کی ہمہ جہت ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے نوجوانوں کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر نوجوان غیر تعلیم یافتہ ہوں گے یا محض دینی تعلیم ہی کے شرَف سے مشرف ہوں گے تو وقت کے تقاضوں سے ناآشنائی کے سبب دورِ حاضر کے مختلف چیلنجز کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔ لہٰذا قوم و ملت کی ہمہ گیر ترقی کے لیے تعلیم و تربیت کے تعلیم کا حصول بے حد ضروری ہے۔ تعلیم و تربیت کے تعلیم سے آراستہ نوجوان ملک و ملت کے لیے ہر اعتبار سے فائدے مند ثابت ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی تعلیم صحیح رُخ پر ہو گی تو وہ کبھی بھی ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہوں گے اور نہ ہی کسی قسم کی دہشت پسندانہ کارروائیوں کا حصہ بنیں گے۔ اُن کے اندر اپنے ملک و ملت کے لیے وفاداری کا جذبہ بیدار ہو گا۔ وہ ملک کے تحفظ و استحکام اور سالمیت کے لیے عملی طور پر سرگرم ہوں گے اور ملک دشمن عناصر سے ملک کو پاک کرنے کی حتی المقدور سعی بھی کریں گے۔ اس طرح تعلیم و تربیت کے تعلیم کے نفع بخش حصول سے قومی و ملی فوائد میسر آئیں گے۔

ڈاکٹر منیر احمد لکھتے ہیں:

"قیام پاکستان کا مقصد برصغیر کے مسلمانوں کے عقائد، تہذیبی و ثقافتی اقدار اور قومی اور ملی سطح کا تحفظ تھا جبکہ قائداعظم کا خواب قومی سطح پر تعلیم کا تھا، خاص طور پر نئی نسل زبانِ غیر کے جبر سے آزاد ہو کر علم و حکمت کے شعبے میں اسی طرح ترقی کی منازل طے کر سکے جس طرح چین، جاپان اور ترکی سمیت

---

[24] منیر احمد، ڈاکٹر، سائنسی علوم میں مسلمانوں کی خدمات، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1973ء، ص 89

دنیا کے بہت سے ملکوں نے قومی زبان میں تعلیم کو فروغ دے کر اپنی قوموں کے لیے ترقی کے دروازے کھول دیے تھے۔"[25]

نوجوان کی تعلیم کا حصول چاہے وہ دینی ہو یا تعلیم وتربیت کے؛ ہر لحاظ سے ہمہ گیر ترقی وبقا کے لیے بے حد ضروری ہے۔ قرآن میں رب تبارک وتعالیٰ نے علم اور تعلیم کی اہمیت کا بار بار ذکر فرمایا۔ پیغمبر اسلام معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ کثرت احادیث بھی تعلیم وتعلم کی ضرورت، اہمیت اور فوائد کو اجاگر کرتی ہیں۔ تعلیم کے دونوں جز دینی و تعلیم وتربیت کے تعلیم اگر ساتھ ساتھ چلتے رہیں تو ملک وقوم کو ایک ہمہ گیر وہمہ فکر اچھے شہری میسر آئیں گے جو ہر لحاظ سے ملک وقوم کے تحفظ واستحکام کا سبب بنیں گے۔ لہٰذا ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے تعلیم کے حصول کی طرف بھی توجہ مرکوز رکھیں۔ تعلیم وتربیت کے تعلیم کوئی شجرِ ممنوعہ نہیں کہ اس سے مکمل طور پر اعراض وروگردانی کی جائے۔ ماضی میں مسلمانوں کی ترقی کا راز یہی تھا کہ وہ اپنے دور کے تقاضوں کو سمجھ کر اُس عہد میں رائج تعلیم وتربیت کے علوم کو بھی سیکھا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر میدان میں کامیاب وکامران تھے۔ دورِ حاضر میں ہماری تعلیمی کیفیت بڑی تشویش ناک اور عبرت ناک ہے۔ ہم تعلیم وتربیت کے تعلیم میں تو پیچھے ہیں ہی، ساتھ میں دینی تعلیم میں بھی ہماری کارکردگی اطمینان بخش نہیں ہے۔

## خلاصہ بحث

دورِ میں نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی اقسام وجہات اور ان کی ضرورت واہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی قوم اور معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اکیسویں صدی میں نوجوانوں کی طرز پر تعلیم وتربیت اور اس کی ضرورت واہمیت نہایت اہم ہے جس کی قدم قدم پے ہمیں ضرورت محسوس ہوتی ہے آج تعلیم وتربیت کے تعلیم انسانی زندگی کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ نئ نسل کو تعلیم سے آراستہ کرنا خاص کر تعلیمی مراکز کے طلبہ کو وقت کا تقاضا ہے۔ مسلمانوں کو چاہے وہ جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہو اس کے لیئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ،دورجدید میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اقسام و جہات جیسا کہ تعلیم و تربیت کے علوم طب، سائنس، ٹیکنالوجی، کے علاوہ دیگر علوم مثلا تاریخ، جغرافیہ ونفسیات، فلسفہ، ادب اور کمپیوٹر وغیرہ کی تعلیم ضروری ہے اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھا جائے۔

---

[25] منیر احمد، ڈاکٹر، سائنسی علوم میں مسلمانوں کی خدمات، ص98

آج ہمارے تعلیمی ادارے یہ جان لیں کہ مغرب کی ترقی کا راز صرف تعلیم کو اہمیت دینا اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہے۔ اسی تعلیم کے بل پر انہوں نے پوری دنیا کو فتح کیا ہے۔ مغرب کی کامیابی اور مشرق کے زوال کی وجہ بھی تعلیم کا نہ ہونا ہے۔ دنیا کے وہ ملک جن کی معیشت تباہ ہو چکی ہے ان کا دفاعی بجٹ تو اربوں روپے کا ہے، مگر تعلیم کا بجٹ نہ ہونے کے برابر ہے

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے علوم کا وہ پودا جسے ہمارے ہی اجداد نے قرآنی علوم و حدیث کی روشنی میں پروان چڑھایا تھا آج اغیار اس کے پھل سے محفوظ ہو رہے ہیں۔ آج ایک طبقہ اگر اسلام سے اس حد تک رو گرداں ہے تو دوسرا نام نہاد مذہبی طبقہ تعلیم و تربیت کے علوم کو اجنبی نظریات کی پیداوار قرار دے کر ان کے حصول کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے مذہبی اور تعلیم و تربیت کے علوم میں مغایرت کا یہ تصور قوم کو دو واضح حصوں میں تقسیم کر چکا ہے۔ ان کو اسلامی اور تعلیم و تربیت کے علوم میں عدم مغایرت پر قائل کرنے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کو عملِ صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو صحابہ کرام بھی جہاں قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرتے تھے وہیں تعلیم و تربیت کے علوم سے بھی بہرہ مند ہوتے تھے صحابہ کرام کے دور میں تعلیم و تربیت کے علوم و فنون نے خوب ترقی کی۔ بحری بیڑے کی ایجاد اس دور کا عظیم الشان کارنامہ ہے مسلمانوں نے ہر دور میں تقاضوں کے مطابق اسلحہ ایجاد کیا اس کے علاوہ جامعہ نظامیہ بغداد اور جامعہ الازھر وغیرہ بڑے تعلیمی اداروں میں تعلیم و تربیت کے علوم و فنون کے باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ قائم تھے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء کرام تعلیم و تربیت کے علوم سے رسائی حاصل کریں تب مسلمان تہذیب پروان چڑھا سکتے ہیں۔

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کے اعتبار سے دورِ نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت کے علوم کی ضرورت و اہمیت کا پتہ اس روایت سے چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو مسلمان بچوں کو پڑھانے کا حکم دیا، اس پر علماء امت اس تعلیم سے مراد تعلیم و تربیت کے تعلیم لیتے ہیں کیونکہ غیر مسلم، مسلمان کو اسلام کی تعلیم کیونکر اور کیسے دے سکتا ہے۔ علم تو علم ہے چاہے دین کا ہو یا دنیا کا دونوں بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہیں اور جہاں بھی آیا ہے لفظ علم نافع آیا ہے یعنی نفع بخش علم. ذرا یاد کریں کہ جنگ بدر کے قیدیوں کو دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی شرط رکھی گئ تھی وہ تو تعلیم و تربیت کے علم تھا معاشی اور اقتصادی لحاظ سے پسماندگی کا شکار ہیں اور غربت، افلاس اور تنگ دستی ہمارے معاشرے کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ جب ہم ان کے اسباب و علل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس پسماندگی کا سب سے نمایاں سبب تعلیم سے دوری ہی سمجھ میں آتا ہے نوجوانوں کی سماجی و سیاسی تعلیم و تربیت میں پاکستان کی بقاء ہے۔ پاکستان کے نوجوان کا رہن سہن، رسم و رواج اور

دیگر امور اب تک قدامت پسندانہ طرز کا ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اب بعض دیہی بستیوں میں لائف اسٹائل تبدیل ہورہا ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی دیہاتوں میں آباد ہے۔ جہاں اُن کی تعلیم کا مناسب بندوبست نہ ہونے کے سبب وہ طرح طرح کے سماجی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں لیڈی ڈاکٹرز نہ ہونے کے سبب بھی عورتوں کے مخصوص امراض سے متعلق بڑی بڑی پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے۔ کاشت کاری کے پرانے طریقوں پر عمل کرنے سے پیداوار میں اضافہ ممکن نہیں ہوتا۔ آج ایگری کلچر شعبے میں اس قدر ترقی ہوچکی ہے کہ زمین کی زرخیزی متاثر ہوئے بغیر پیداوار کی شرح بڑھائی جارہی ہے۔ مختلف قسم کے اعلیٰ بیجوں اور کھاد کے استعمال سے زرعی میدان میں جو قابلِ لحاظ تبدیلی آئی ہے وہ بھی تعلیم وتربیت کے تعلیم کی بدولت ہی ہے۔ نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی قدر منزلت دیکھئے کہ ہر قوم کی اپنی زبان اور اپنا ادب ہوتا ہے۔ جو اُس کا تشخص اور شناخت کہلاتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں بسنے والے مسلمانوں کی زبان وادب اردو، پنجابی، بنگالی، پشتو، سندھی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ لیکن ان زبانوں میں سب سے نمایاں اردو زبان وادب ہی ہے۔ گو کہ اب انگریزی ذریعۂ تعلیم میں کثرت کے ساتھ لوگ اپنے بچوں کو داخل کرانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ماہرینِ تعلیم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بچوں کی ہمہ جہت ترقی اور نشوونما کے لیے اُن کی ابتدائی تعلیم مادری زبان ہی میں کرنا بہتر ہے۔ آج پوری دنیا میں تہذیب وثقافت کی ایک سرد اور غیر محسوس جنگ جاری ہے۔ مغربی تہذیب کی یلغار نے انسانوں کو بے حیائی، بے راہ روی، نفس پرستی، ہوس رانی، رشوت ستانی اور روحانی کرب وبے چینی میں مبتلا کرکے رکھ دیا۔ آج ہر قوم کے سامنے اُس کے اپنے تشخص کے تحفظ وبقا کا مسئلہ در پیش ہے۔ ان کی تہذیب، اُن کی ثقافت نظر مغرب ہوتی جارہی ہے۔ ایسے ماحول میں دینی واخلاقی تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے تعلیم کی قومی وملّی ضرورت واہمیت بھی بڑی روزروشن کی طرح ظاہر ہے۔ نوجوان، قوم وملت کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔ قوم وملت کی ہمہ جہت ترقی اور فلاح وبہبود کے لیے نوجوانوں کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر نوجوان غیر تعلیم یافتہ ہوں گے یا محض دینی تعلیم ہی کے شرَف سے مشرف ہوں گے تو وقت کے تقاضوں سے ناآشنائی کے سبب دورِ حاضر کے مختلف چیلنجز کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔

## نتائج وحاصلات

اس تحقیق کے تناظر میں درج ذیل حاصلات ونتائج ہیں:

1. نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے بغیر کوئی بھی قوم اور معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔
2. اکیسویں صدی میں نوجوانوں کی طرز پر تعلیم وتربیت اور اس کی ضرورت واہمیت نہایت اہم ہے۔
3. آج تعلیم وتربیت کے تعلیم انسانی زندگی کی سب سے اہم ضرورت ہے۔
4. نئی نسل کو تعلیم سے آراستہ کرنا خاص کر تعلیمی مراکز کے طلبہ کو وقت کا تقاضا ہے۔
5. مسلمانوں کو چاہے وہ جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہو اس کے لیئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ، دور جدید میں نوجوانوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ دیں۔
6. جدید تعلیم وتربیت کی اقسام وجہات جیسا کہ تعلیم وتربیت کے علوم طب، سائنس، ٹیکنالوجی، کے علاوہ دیگر علوم مثلا تاریخ، جغرافیہ ونفسیات، فلسفہ، ادب اور کمپیوٹر وغیرہ کی تعلیم ضروری ہے اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھا جائے۔
7. کی کامیابی اور مشرق کے زوال کی وجہ بھی تعلیم کا نہ ہونا ہے۔ دنیا کے وہ ملک جن کی معیشت تباہ ہو چکی ہے ان کا دفاعی بجٹ تو اربوں روپے کا ہے، مگر تعلیم کا بجٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔
8. نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے علوم کا وہ پودا جسے ہمارے ہی اجداد نے قرآنی علوم وحدیث کی روشنی میں پروان چڑھایا تھا آج اغیار اس کے پھل سے محفوظ ہو رہے ہیں۔
9. صحابہ کرام کے دور میں تعلیم وتربیت کے علوم وفنون نے خوب ترقی کی۔ بحری بیڑے کی ایجاد اس دور کا عظیم الشان کارنامہ ہے مسلمانوں نے ہر دور میں تقاضوں کے مطابق اسلحہ ایجاد کیا اس کے علاوہ جامعہ نظامیہ بغداد اور جامعہ الازھر وغیرہ بڑے تعلیمی اداروں میں تعلیم وتربیت کے علوم وفنون کے باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ قائم تھے۔
10. پاکستان کے نوجوان کا رہن سہن، رسم ورواج اور دیگر امور اب تک قدامت پسندانہ طرز کا ہی ہے۔
11. مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی دیہاتوں میں آباد ہے۔ لیڈی ڈاکٹرز نہ ہونے کے سبب بھی عورتوں کے مخصوص امراض سے متعلق بڑی بڑی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
12. مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے۔ کاشت کاری کے پرانے طریقوں پر عمل کرنے سے پیداوار میں اضافہ ممکن نہیں ہوتا۔
13. آج ایگری کلچر شعبے میں اس قدر ترقی ہو چکی ہے کہ زمین کی زرخیزی متاثر ہوئے بغیر پیداوار کی شرح بڑھائی جارہی ہے۔

14. برصغیر پاک وہند میں بسنے والے مسلمانوں کی زبان و ادب اردو، پنجابی، بنگالی، پشتو، سندھی وغیرہ پر مشتمل ہے۔

15. آج نوجوان غیر تعلیم یافتہ ہوں گے یا محض دینی تعلیم ہی کے شرف سے مشرف ہوں گے تو وقت کے تقاضوں سے ناآشنائی کے سبب دورِ حاضر کے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بالکل نہیں کر سکیں گے۔

## تجاویز وسفارشات

اس تحقیق کے تناظر میں درج ذیل تجاویز وسفارشات پیش کروں گی:

1. تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا لہذہ جدید طرز پر تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا جائے۔
2. نوجوانوں کی طرز پر تعلیم و تربیت اور اس کی ضرورت و اہمیت نہایت اہم ہے اس پر اخبارات میں مضامین لکھے جائیں۔
3. آج تعلیم و تربیت کے تعلیم انسانی زندگی کی سب سے اہم ضرورت ہے اس پر حکومت و حکمران کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔
4. مسلمانوں کو چاہیے وہ جس طبقہ سے تعلق رکھتے ہو اس کے لیئے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ، دور جدید میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ دیں۔
5. جدید تعلیم و تربیت کی اقسام وجہات جیسا کہ تعلیم و تربیت کے علوم طب، سائنس، ٹیکنالوجی، کے علاوہ دیگر علوم مثلا تاریخ، جغرافیہ ونفسیات، فلسفہ، ادب اور کمپیوٹر وغیرہ کی تعلیم ضروری ہے اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھا جائے۔
6. کی کامیابی اور مشرق کے زوال کی وجہ بھی تعلیم کا نہ ہونا ہے۔ دنیا کے وہ ملک جن کی معیشت تباہ ہو چکی ہے ان کا دفاعی بجٹ تو اربوں روپے کا ہے، مگر تعلیم کا بجٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔ تعلیم بجٹ کو بڑھایا جائے۔
7. نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے علوم کا وہ پودا جسے ہمارے ہی اجداد نے قرآنی علوم وحدیث کی روشنی میں پروان چڑھایا تھا آج اغیار اس کے پھل سے محفوظ ہو رہے ہیں۔ لہذہ مسلم نوجوان نسل کو سائنسی تعلیم دی جائے اور ہونہار معاشرے کا فرد بنایا جائے۔

8. صحابہ کرام کے دور میں تعلیم و تربیت کے علوم و فنون نے خوب ترقی کی۔ بحری بیڑے کی ایجاد اس دور کا عظیم الشان کارنامہ ہے مسلمانوں نے ہر دور میں تقاضوں کے مطابق اسلحہ ایجاد کیا، آج بھی اس طرز پر تعلیم کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔
9. مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی دیہاتوں میں آباد ہے۔ لیڈی ڈاکٹر زنہ ہونے کے سبب بھی عورتوں کے مخصوص امراض سے متعلق بڑی بڑی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہذہ بچیوں کو میڈیکل کے شعبہ میں تعلیم دی جائے۔
10. مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے۔ کاشت کاری کے پرانے طریقوں پر عمل کرنے سے پیداوار میں اضافہ ممکن نہیں ہوتا۔ لہذہ دیہاتی نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ زراعت کے شعبہ میں علوم پر مہارت حاصل کریں۔
11. برصغیر پاک و ہند میں بسنے والے مسلمانوں کی زبان و ادب اردو، پنجابی، بنگالی، پشتو، سندھی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ہمیں دوسری اقوام کے ادب اور انکی زبان پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔